(قسط ۱۴)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

: محمد طفیل :

○ مخطوط نمبر ۱۴ داخلہ نمبر ۳۷۸۷

- نام کتاب: شرح الطیبہ - فن تجوید - تقطیع $\frac{۷\frac{1}{2} \times ۹\frac{1}{2}}{۵ \times ۷\frac{1}{4}}$
- مصنف: احمد بن محمد بن محمد الجزری کاتب - محمد بن احمد الخفاجی -
- سن تالیف: ۸۵۰ھ تقریباً سن کتابت ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۰۵ھ
- اوراق: ۱۹۵ - سطر فی صفحہ ۲۳
- سیاہی معمولی سیاہ، متن سرخ رنگ زبان عربی
- کاغذ قطنی دلیسی ساختہ مصر -

آغاز :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ الاعانۃ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم - قال محمد ھو بن الجزری یا ذا الجلال ارحمہ واستر واغفر -

علم القراءت و تجوید کے مشہور عالم شیخ شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ نے ۷۹۹ھ میں اپنی مشہور و معروف منظوم کتاب " طیبۃ النشر فی القراءات العشر" لکھی جو اپنے حرف ردیف کی وجہ سے الفیۃ الجزری کے نام سے مشہور ہے اور کبھی اسے منظومۃ الجزری بھی کہتے ہیں۔ یہ منظومہ فنِ قراءت کے مہمات متون میں شمار ہوتا ہے۔ اور بار بار چھپ چکا اور تجوید کے مدارس میں داخل نصاب ہے۔

طیبۃ النشر کی غیر معمولی مقبولیت کی وجہ سے یہ ہمیشہ سے درس و تدریس کے لئے مستعمل ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کی مختلف زمانوں میں متعدد شروح لکھی گئیں۔ خود مصنف کے فرزند احمد بن محمد نے بھی اس کی شرح لکھی تھی ان کے علاوہ شیخ ابوالقاسم محمد النویری متوفی ۸۵۷ھ نے بھی اس کی ایک شرح لکھی۔ اس کی کتاب کی ایک شرح بدرالدین حسن بن جعفر الاعرج متوفی ۹۹۳ھ نے بھی لکھی۔

زیرِ نظر مخطوط مصنف کے فرزند ابوبکر احمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی المقری کی شرح نثر میں ہے جو انہوں نے اپنے والد کے قصیدہ طیبۃ النشر پر لکھی ہے۔ احمد الجزری کا سن وفات تذکرہ کی کتابوں میں نہیں ملتا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں تین مقامات پر ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ تین مقامات یہ ہیں؛ شرح مقدمۃ الجزریہ فی علم التجوید جس کا نام انہوں نے الحواشی المفہمہ رکھا ہے۔ دوسری جگہ طیبۃ النشر کی شرح کا ذکر کرتے ہوئے اور تیسری جگہ مقدمۃ الحدیث لابن الجزری کی شرح کا ذکر کرتے ہوئے کیا ہے۔

کشف الظنون کے اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیخ احمد بن الجزری نے اپنے والد کی ان تینوں کتابوں کی شرحیں لکھیں۔ ان کا سنِ وفات اگرچہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکا۔ تاہم اپنے والد کی وفات ۸۳۳ھ کے بعد تک زندہ رہے، اس طرح ان کا وفات کا زمانہ ۸۵۰ھ یا اس کے قریب ہوگا۔

زیرِ نظر مخطوطہ کے سرورق پر صرف اتنا لکھا ہوا ہے۔ ھذا شرح الطیبہ لعلامۃ ابن الناظم نفعنا اللہ بہ۔ اندر خطبہ کی کوئی عبارت درج نہیں ہے۔ جس کے ذریعے ہم شارح کے نام کا تعین کر سکیں۔ ابن الناظم کے نام سے جو نحوی مشہور ہیں وہ محمد بن محمد بن عبداللہ المتوفی ۶۸۶ھ شارح الالفیہ فی النحو ہیں۔ جو ساتویں صدی کے اواخر کے عالم ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ابن الناظم النحوی، محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ کے الفیہ کی شرح نہیں کر سکتے۔ اور یہ مخطوط طیبۃ النشر کی شرح ہے۔ آخر کے تین شعر یہ ہیں

وھھنا تمّ نظام الطیبۃ	الفیۃ سعدیۃ مہذّبہ
بالروم من شعبان وسط سنۃ	تسع وتعین وسبع مأتہ
روایۃ بشرط المعتبر	وقالہ محمد ابن الجزری

سرورق پر جو عبارت ابن الناظم لکھی ہوئی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ابن الناظم کی الطیبۃ کی شرح ہے۔ اگر یہ قیاس صحیح ہو تو اسے امام شمس الدین ابن الجزری ناظم الطیبۃ کے فرزند گرامی شیخ احمد بن محمد ابن الجزری کی شرح سمجھنا چاہیئے جیسا کہ مذکور ہوا۔

نسخہ کے آخر میں حسب ذیل عبارتیں ملتی ہیں؛

قال ناسخہ الفقیر الحقیر الراجی عفو ربہ الناجی محمد بن احمد الخفاجی، قد تمّ

هذا الكتاب بعون الملك الوهاب ليلة الاحد لاربعة وعشرين خلون من شهر القعدة الذی هو من شهور سنه ۱۳۰۵ الف وثلثمائة وخمسة من هجرة نبينا صلی اللّٰہ علیه وسلم تسلیماً - آمین۔

نیز لکھا ہے:

قد مبلغ هذا الكتاب مقابلة بحسب الامكان على يد الفقير حسن الجبرتی وغيره من الاخوان اصلح اللّٰہ لی وله الحال والشان وذلك بملاحظة ملاذنا واستاذنا حائز الكمالات بسرها والآخذ من الجوزاء بنطاقها من اليه فی كل مهم آوی۔ العلامة الشيخ محمد بيومی الميناوی بلغه اللّٰہ ما اراده ورزقه الحسنی وزيادة ووسع اللّٰہ لنا فی حياته لنسقی من قراءته - آمین۔

وصلى اللّٰہ على النبی الكريم سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين قاله راجی العفو والمنن حسن الجبرتی عفا اللّٰہ عنه فی ۲۷ ر القعدة ۱۳۰۵ ھ

اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ زیرِ نظر نسخہ عمدہ خط میں لکھا ہوا ہے، اور چونکہ منظومۃ الجزری کے مصنف کے بیٹے کی لکھی ہوئی شرح ہے، جو قریب ترین زمانہ کی اور نہایت قابلِ اعتماد ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت نہایت مفید ثابت ہوگی۔

(مسلسل)

○ ○ ○